باسمہ سبحانہ

قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني سبحان الله
وما انا من المشركين

میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرا پیرو دونوں مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں۔

(ترجمہ فرمان)

کتاب مستطاب

اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ

SIBTAIN.COM

از قلم حقیقت رقم

سرکار مفسر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین

حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی علی رؤس المومنین

ناشر مکتبہ السبطین 296/9 بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باسمہ سبحانہ

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

"میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں، میں اور میرا پیرو دونوں مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں"

(ترجمہ فرمان علی)

کتاب مستطاب

اُصُولُ الشَّرِیعَۃ

فی

عَقَائِدُ الشِّیعَۃ

از قلم حقیقت رقم

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی اعلیٰ درس المومنین

ناشر

مکتبۃ السبطین ۲۹۶/۹ بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

SIBTAIN.COM

باسمہٖ سبحانہٗ

"والدہ مرحومہ کے نام"

اگر سیاہ دلم داغ لالہ زار توام
وگر کشادہ جبینم گل بہار توام

چونکہ والد مرحوم و مغفور کا سایہ عاطفت صغر سنی میں سر سے اٹھ گیا تھا۔ لہٰذا میں بفضلہٖ تعالیٰ شیدائی سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام والدۂ مرحومہ کی ہی حسن تربیت سے اس قابل ہوا کہ آج اپنی بساط و استطاعت کے مطابق کچھ خدمت دین مبین کر رہا ہوں۔ اس لئے میں اپنی اس ناچیز کتاب کو ان کے نام کے ساتھ معنون کر کے اس حقیر دینی خدمت کا ثواب بطفیل سرکار ولی عصر امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ان کی تربت پر نثار کرتا ہوں ۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

آپکا
احقر محمد حسین نجفی عفی عنہ سرگودھا
ستمبر ۱۹۹۲ء

کتابت	سید کلیم ابوذر زیدی قرابی
طباعت	شانی پریس سرگودھا
قیمت	۱۵۰/ روپے
بار	چہارم
	اگست ۲۰۰۰ء

خیالات کو مذہب کا نام دے کر حقائق کا ستیا ناس کرنا. علماء نما جہال کو اپنا پیشوا اور رہنما سمجھ کر حقیقی علماء ربانیین پر زبان اعتراض دراز کرنا، اپنے آپ کو عارف المعارف سمجھنا اور علماء اعلام کو مقصر قرار دینا عامۃ الناس کا شیوہ و شعار بن چکا ہے جیسا کہ سابقہ بیانات میں بھی اس امر پر تبصرہ کیا جا چکا ہے۔ اب جبکہ بفضلہ تعالیٰ حقائق مذہب اور معارف ملت طرور کر بیان کئے جا رہے ہیں تو یہاں مختصر الفاظ میں اس امر پر بھی تبصرہ کر دینا ۔۔۔ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ تقصیر کیا ہے جو موقعی ضرر ہے کہ تقصیر و تفریط باب تفعیل تقصر یقصر وفرط یفرط کے مصدر ہیں جن کے معنی ہیں کسی کے حق میں کوتاہی کرنا" اور یہ کوتاہی کئی طرح متحقق ہو سکتی ہے (۱) جو شخص جس مرتبہ و مقام کا اہل ہو اس کا اقرار نہ کیا جائے۔

(۲) اسے مبدا فیض سے جو فضائل و کمالات عطا ہوئے ہوں ان کا انکار کیا جائے۔

(۳) مخدوم کو خادم کے برابر سمجھا جائے۔ بنا بریں ائمہ طاہرین کے حق میں مقصر وہ لوگ سمجھے جائیں گے جو ان کی خلافت و امامت کا اقرار نہ کریں، قرآن اور مستند احادیث کی روشنی میں ان کے جو مسلم الثبوت فضائل و مناقب ہیں ان کا انکار کریں۔ اور ان کو امت مرحومہ کے عام لوگوں کے برابر بلکہ ان سے بھی کمتر سمجھیں۔ علماء نے تقصیر کا یہی مفہوم بیان کیا ہے ہم ذیل میں دو چار شہادتیں پیش کرتے ہیں۔

(۱) محدث جلیل ابوالحسن شریف مرآۃ الانوار میں لکھتے ہیں: "فاعلم ان الناس فی تعرّف احوال الائمۃ علی طرفی نقیض فان جماعۃ منھم سلکوا فی ذلک مسلک الافراط حتی ارتفعوا الی حد الغلو والتفویض وجمعا منھم اخذوا فی طریق التفریط بحیث انکروا کثیرا مما ورد فی فضائلھم صلوات اللہ علیھم الخ جاننا چاہئے کہ عام لوگوں نے ائمہ اطہار کی معرفت میں افراط و تفریط سے کام لیا ہے بعض نے افراط کی راہ اختیار کی یہاں تک کہ غلو و تفویض تک پہنچ گئے اور بعض تفریط کے راستہ پر گامزن ہو گئے۔ یہاں تک ان کے بہت سے قرآن و حدیث میں وارد شدہ فضائل کا انکار کر بیٹھے۔"

(۲) شیخ احمد احسائی شرح الزیارۃ میں ذیل شرح فقرہ "والمقصر فی حقکم زاہق" کے معنی کی بیان کرنے کے بعد جناب امیر علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ "ھلک فی اثنان محب غال ومبغض قال" (میرے متعلق دو شخص ہلاک ہو جائیں گے حد سے بڑھ جانے والا تام نہاد دوست اور حد سے گھٹانے والا دشمن) اور پھر مبغض قالی سے مراد مقصر لیتے ہوئے مقصر کا مصداق یوں بیان کیا ہے "وھو المقصر فی حقھم بان یعدل بھم غیرھم من سائر الخلق او یتقدم علیھم فی قول او فعل وھو ھالک وھو المقصر فی حقھم فان حقھم علی جمیع الخلق ان یرفعوا مقامھم من جمیع الخلائق ویضعوا مقامھم من مقام الخالق جل وعلا فمن ازالھم عن مقامھم الذی اقامھم اللہ فیہ بوضع او برفع فھو ھالک"۔ مقصر وہ ہوتا ہے جو ان ذوات مقدسہ کو عام لوگوں کے برابر سمجھے یا کسی قول و فعل میں ان سے آگے بڑھے وہ ضرور ہلاک ہو جائے گا۔ وہ ان کے حق میں کوتاہی کرنے والا ہے۔ کیونکہ

ان بزرگواروں کا تمام مخلوقات پر حق ہے کہ وہ ان کو تمام مخلوقاتِ خدا سے بلند اور خالقِ کائنات سے پست سمجھیں پس جو شخص بھی ان حضرات کو ان کے حقیقی مقام سے جس پر خدا نے ان کو فائز کیا ہے ہٹاتا ہے خواہ بلند کر کے یا پست کر کے وہ یقیناً ہلاکت کا شکار ہے۔

(۲) جناب آقائے محقق مرزا محمد احمد آبادی اپنی کتاب شمس طالعہ در شرح زیارت جامعہ صفحہ ۱۳ میں فقرۂ مذکورہ بالا کی شرح میں لکھتے ہیں "وکیکہ در حق شما تقصیر کند یا کمتر از آں کند شما را ازاں مقامے کہ خدا برائے شما قرار دادہ و آنکہ بالا برد مقام شما را بمقام ربوبیت یا نسبت کند شما را ازاں مراتب کہ بحکم الٰہی شما را ایں دنا بود شوند و سست دین او و نجات آخرت او" "جو شخص آپ کے حق میں تقصیر کرے یعنی آپ کو آپ کے اس مقام سے نزل کرے جو خدا نے آپ کو عطا فرمایا ہے یا یں طور پر آپ کو اس قدر بلند کرے کہ ربوبیت کے مقام تک پہنچا دے یا خدا نے آپ کو جو مراتب عالیہ عطا فرمائے ہیں ان سے آپ کو پست سمجھے اس کا دین برباد اور نجات اخروی تباہ ہے۔"

(۳) سید العلماء جناب علامہ سید حسین لکھنوی اپنی جلیل القدر کتاب حدیقۂ سلطانیہ ج ۲ صفحہ ۱۴ پر مقصرہ کا معنی بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں "و مقصرہ آنانند کہ اثبات خطا و گناہ ہر انبیاء و اوصیاء می نمایند و از دلیل عقل و نقل چشم پوشی می کنند" یعنی مقصرہ وہ لوگ ہیں جو دلیل عقلی و شرعی سے چشم پوشی کرتے ہوئے انبیاء و اوصیاء کو خطا کار و گنہگار سمجھتے ہیں۔ ان چار معتبر شہادتوں کے بعد اب مزید کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں ہے۔

SIBTAIN.COM

ان حقائق کی روشنی میں جہاں ہمارے بیان کردہ مفہوم تقصیر و تفریط کی حرف بحرف تائید و تشدید ہوتی ہے وہاں یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے کہ تقصیر کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ غلو بھی اس میں داخل ہے یعنی غالی کو بھی مقصر کہا جا سکتا ہے لہٰذا جہاں جہاں غلو کی مذمت وارد ہوئی ہے وہ تو غالیوں کے ساتھ مخصوص ہے لیکن جہاں جہاں مقصرین کی مذمت وارد ہے اس میں بھی غالی شریک غالب ہیں۔ فتامل۔

غالی مقصر سے بدتر ہے

جیسا کہ سطور بالا میں بیان کیا جا چکا ہے اگرچہ شرعی نقطۂ نظر سے غلو و تقصیر ہر دو مذموم و ممنوع ہیں۔ لیکن چونکہ تفاوت و اختلاف کا قانونِ قدرت ہر چیز میں جاری و ساری ہے اس لئے اس کا سلسلہ یہاں بھی کارفرما نظر آتا ہے۔ قرآن، سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام کے فرمان، اور ان سے استنباط کردہ کلام فقہاء اعلام پر نگاہ ڈالنے سے یہ حقیقت واضح و عیاں ہو جاتی ہے کہ غالی کا مقام مقصر سے بھی پست تر اور بدتر ہے۔ اس کے دلائل کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) قرآن و حدیث میں جس قدر غلو و غلاۃ کی مذمت و ملامت وارد ہوئی ہے اتنی تقصیر و مقصرین کی وارد نہیں ہوئی جیسا کہ سابقہ مباحث پر اجمالی نظر کرنے سے یہ حقیقت واضح و آشکار ہو جاتی ہے۔

(۲) متعدد احادیث معصومینؑ میں وارد ہے کہ الینا یرجع الغالی فلا نقبلہ وبنا یلحق المقصر فنقبلہ